

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 28 مئی 2014ء بمطابق 28 رجب

1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا O فَأَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ ءَاثِمًا أَوْ كَفُورًا O وَأَذْكُرِ  
أَسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا O وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا O إِنَّ هَؤُلَاءِ يَجْحَدُونَ الْعَاجِلَةَ  
وَيَذَرُونَ وِرَاءَهُمْ يَوْمَ تَقُيَلًا O نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَلَهُمْ تَبْدِيلًا O  
إِنَّ هَلْدِيَّةَ تَذَكِيرَةً فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا۔

(ترجمہ): اے محمد (ﷺ) ہم نے تم پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا ہے۔ تو اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق صبر کئے رہو اور ان لوگوں میں سے کسی بد عمل اور ناشکرے کا کہانہ مانو۔ اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو۔ اور رات کو بڑی رات تک سجدے کرو اور اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ یہ لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو پس پشت چھوڑے دیتے ہیں۔ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے مقابل کو مضبوط بنایا۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے ان ہی کی طرح اور لوگ لے آئیں۔ یہ تو نصیحت ہے۔ جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا رستہ اختیار کرے۔ وَأَخْرِجُوا النَّاسَ مِنَ الدُّعْوَانِ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزا کم اللہ۔

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، وہ ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں: جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب، ایم پی اے 28/5/2014 تا 29/5/2014؛ جناب ملک بہرام خان صاحب، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے؛ محترمہ نادیہ خان صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری 28/5/2014؛ جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزر 28/5/2014؛ جناب ابرار حسین تنولی صاحب، ایم پی اے 28/5/2014؛ جناب ضیاء اللہ آفریدی صاحب، وزیر معدنیات 28/5/2014۔ یہ ہاؤس کے سامنے چھٹی کی درخواستیں پیش کرتا ہوں، منظور ہیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: Leave is granted.

### مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current session:-

- 1) Arbab Jehandad Khan;
- 2) Muhammad Zahid Durrani;
- 3) Mr. Azam Khan Durrani; and
- 4) Mr. Jamshed Khan.

### عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members, under the chairmanship of Mr. Imtiaz Qureshi Advocate, Honorable Deputy Speaker.

- 1) Arbab Jehandad Khan;
- 2) Mr. Behram Khan;
- 3) Arbab Akbar Hayat Khan;
- 4) Mr. Samiullah Alizai;

- 5) Mr. Askar Pervez; and  
6) Mr. Babar Khan

### جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: یہ ایک اناؤنٹمنٹ سراج الحق صاحب کی طرف سے آیا ہے، آپ تمام معزز اراکین اسمبلی کی خدمت میں گزارش ہے کہ 30 مئی بروز جمعہ بوقت دس بجے صبح پی سی ہوٹل میں پری بجٹ ورکشاپ زیر صدارت سراج الحق صاحب، سینئر وزیر برائے خزانہ منعقد ہو رہی ہے جس کیلئے آپ تمام معزز اراکین کو دعوت نامے ٹی سی ایس کے ذریعے ارسال کئے گئے ہیں لیکن پھر بھی آپ حضرات سے گزارش ہے کہ اس ورکشاپ میں آپ کی تجاویز اور آراء شامل کی جائیں گی اسلئے آپ سے بروقت شرکت کی استدعا ہے۔

Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move his call attention notice  
No. 373, in the House-----

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جعفر شاہ صاحب۔

### رسمی کارروائی

جناب جعفر شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، پرون کالام روڈ باندھی ڈیرہ یوہ عظیمہ سانحہ شوہی دہ، پہ ہغی کبھی د یو خاندان اتلس تنان ہغہ پہ حق رسیدلی دی نوزما داریکویست دے چھی د ہغوی د پارہ دعا او کرو، پہ ہغی زہ یو منٹ خبرہ ہم کوم جی، اوس د مشرانو سرہ پریس کانفرس ہم او کرو او د دہی اسمبلی پہ فلور باندھی ما ہم دا خبرہ بار بار اوچتہ کرہی دہ۔ د کالام سرک جی، کالام سرک نہ دے خود خچرو لار دہ او پہ ہغی باندھی آئے روز حادثات کیبری او قیمتی جانونہ ہغہ ضائع کیبری۔ این ایچ اے تہ د دہی Already فنڈ Allocate شوے دے، یو کال، یونیم کال مخکبھی او سعودی گرانٹ دے او د ایشین دیویلپمنٹ بینک پیسی دی او این ایچ اے سرہ زما ہم رابطہ شوہی دہ او وزیر اعلیٰ صاحب ورسرہ ہم رابطہ کرہی وہ، زہ د دہی فلور نہ جی دا پرزور مطالبہ کوم چھی ما ہغوی تہ نن Dead line ہم ورکرو د دہ ہفتو چھی فوری طور پہ دغہ سرک باندھی کار شروع کرو خکہ د ہغی سرہ زمونہ اکانومی متاثرہ کیبری او قیمتی جانونہ ہم ضائع کیبری، نو سر! مفتی صاحب تہ تاسو ریکویست

او کیری چہی دعا او کیری د هغہی خلقو د پارہ ہم او پہ دہی دوران کبہی چہی شوک د تارگت کلنگ یا د بدامنئ شکار شوی دی او هغه شهیدان شوی دی، د هغوی پہ حق کبہی ہم دعا او کیری۔

جناب سپیکر: ہں، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جعفر شاہ خان ہم چہی کومہ خبرہ او کرہ، دا ډیرہ افسوسناکہ واقعہ ده او بالکل پہ دہی باندہی دغه پکار دے جی۔ ورسره ورسره هغه بلہ ورخ پہ شبقدر کبہی دوه پولیس والا د تارگت کلنگ شکار شوی ووا او شهیدان شوی دی نو کہ د هغوی د پارہ ہم دعا اوشی او دا پرون کوم درہی ماشومان چہی دی چہی هغه د Measles vaccine سرہ Reaction د وجہی نہ مہرہ شوی دی نو چہی د هغوی د پارہ ہم دغه اوشی او زما دا دغه دے چہی پہ دہی باندہی پکار دا دہ چہی د دہی صحیح انکوائری اوشی او کوم خلقو چہی پہ دیکبہی Negligence کرہ دے، د هغوی خلاف کارروائی پکار دہ ٲککہ چہی دا بالکل دا خودیر زیات لوئے Negligence شوے دے جناب سپیکر! نو د دہی د پارہ ہم زہ غوارم چہی د حکومت خہ جواب راشی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے آبوشی): شکر یہ جناب سپیکر۔ جعفر شاہ نے جو بات کی ہے، یہ بالکل اس کے اوپر ڈسکشن بھی ہوگئی اور یہ انتہائی ضروری ہے اور جیسے ہی سی اینڈ ڈبلیو کے ایڈوائزر صاحب آجائیں، اس وقت تو وہ بجٹ کے اس میں مصروف ہیں تو جعفر شاہ صاحب کے ساتھ مل کے ان سے بات کرتے ہیں، چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بھی بات کرتے ہیں اور یہ بالکل اس کا نوٹس لیا گیا ہے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ Party high ups نے بھی اس کی بات کی ہے کہ یہ کیوں نہیں ہو رہا اور کیوں Delay ہے؟ تو اس کے اوپر بات کرتے ہیں۔ جو بات سکندر صاحب نے کی ہے، مجھے جو اطلاع ملی ہے اور جو میری انوسٹی گیشنز ہیں، وہ یہ ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ Side effect ہے ری ایکشن نہیں ہے، Side effect ہو یاری ایکشن ہو، اگر اس سے کسی کی جان چلی جائے تو یہ معمولی بات نہیں ہے لیکن چونکہ یہ ساری ویکسین فیڈرل گورنمنٹ اس کی ٹینڈرنگ کرتی ہے اور وہ خریدتی ہے اور ڈبلیو اینچ او کی پری کوا لفیکیشن ہوتی ہے اور جناب سپیکر!

شاید موجودہ حکومت کو، وفاقی حکومت کو انڈیا کچھ زیادہ ہی پسند ہے تو اگر انہوں نے یہ ویکسین انڈیا سے خریدی ہے اور اس کی بالکل انکوائری ہونی چاہیے کہ اگر یہ Sub standard vaccine ہے اور اس کے کوئی Side effects ہیں یا اس کا ری ایکشن ہے لیکن اگر اتنی خطرناک ہے کہ اس سے بچے کی جان چلی جائے تو یہ بہت ضروری ہے، ان شاء اللہ اس کی پروانٹیشنل گورنمنٹ کے جو Domain میں ہے، ہم یہ بھی بات کریں گے اور فیڈرل گورنمنٹ کو بھی یہ کہیں گے کہ اگر انہوں نے یہ ٹینڈرنگ کی ہے یا جو ذمہ داری پروانٹیشنل گورنمنٹ کی ہے تو بالکل جناب سپیکر! ہم پوری کریں گے، ہاؤس کی طرف سے اگر اس میں کوئی Suggestions آتی ہیں کہ اس کو کس طرح Take up کریں تو اس کیلئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! دا دیرہ اسانہ خبرہ دہ چہ سیرے دا او وائی چہ یرہ جی دا فیڈرل گورنمنٹ اخستی دی او د بلیو ایچ او د دہ پری کوالفیکیشن کرے دے او بس زمونر د صوبہ خو ہدو ذمہ داری نہ دہ، لگوی ٹی خوشتاسو کسان کنہ جی، نو ذمہ داری خوشتاسو تہولو کنہی زیاتہ جو پری، ستاسو صوبہ تہ دغہ راخی چہ ستاسو پہ ہغہ بانڈی چیک نہ ساتی نو دا، دہ Blame game کنہی پریوتل چہ یرہ دا د فلانی ذمہ داری دہ او دا د فلانی، نو دیکنہی نہ، د دہ پہ Humanitarian basis بانڈی صحیح طریقہ سرہ د دہ تحقیقات پکار دی جناب سپیکر! دا چہ کوم کس لگولی ہم دی یا چالہ چہ راغلی دی او ہغوی مخکنہی ورکری دی، دا د ہغوی ہم ذمہ داری جو پری چہ ہغوی دا چیک کری دی چہ کہ دیکنہی خہ غلطی وہ، خہ دغہ وہ، نو پہ دہ بانڈی شوک نہ خلاصیری چہ وائی چہ یرہ دا فیڈرل گورنمنٹ اخستی دی او دا د بلیو ایچ او دغہ دی۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان۔

وزیر برائے آب و ہوا: جناب سپیکر صاحب! یہ Preliminary۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! د دہ بارہ کنہی زہ یو خبرہ کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، اچھا مفتی جانان صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد۔

مفتی سید جانان: زہ جی دا وایم چہی دا نو نمبر ایجنڈہ باندہی دا شتہ دے ، دا جی زما پہ حلقہ کبھی شوی دی ، دا صوبہ کبھی دیرو خایونو کبھی شتہ دے۔ ہغہ کبھی خہ دی شاہ فرمان صاحب چہی کومہی خبری کوی چہی مونہر تہ کوم معلومات وی ، ہغہ بالکل ہم دہی خلاف معلومات وی۔ زما بہ دا گزارش وی چہی پہ دا نو نمبر باندہی چہی کوم بحث دے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay.

مفتی سید جانان: دغہ بحث کبھی د دا شامل کرے شی چہی پہ دہی باندہی تہول ملگری خبری او کری۔

جناب سپیکر: Already، شاہ فرمان خان۔

وزیر برائے آبوشی: جناب سپیکر صاحب! Preliminary inquiry یہ ہے کہ Side effects ہیں، ٹیکنکل انکوائری جاری ہے، اس سے ہم یہ نہیں کہتے کہ انکوائری نہیں ہے، بالکل انکوائری جاری ہے، رپورٹ بھی آئے گی، اس ہاؤس کے اندر آئے گی، میں نے Generally بات کی ہے کہ جو ہمیں بھی Concern ہے، حکومت کی ذمہ داری ہے تو میں نے اپنی معلومات شیئر کی ہیں اور یہ مزید ہم Verify کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، مزید Verify کرتے ہیں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ کی جو کوتاہی ہے، وہ بھی پوائنٹ آؤٹ کریں گے اور جو پوائنٹل کی ہے، وہ بھی پوائنٹ آؤٹ کریں گے، اس سے ہم جان نہیں چھڑاتے لیکن پھر آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ ہمارے پاس کتنا اختیار ہے کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ کوئی چیز خرید کر ہمیں بھیج دے اور ہمارے اوپر Mandatory ہو کہ ہم اس کو Use کریں تو ہم کہاں تک Resist کر سکتے ہیں؟ اس کا بھی تعین کریں گے تاکہ معاملہ کلیئر ہو جائے۔ بہر حال سکندر صاحب کے اطمینان کیلئے میں یہ کہہ دوں کہ ٹیکنکل انکوائری جاری ہے، رپورٹ آنے کے بعد آپ کے سامنے پیش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! دعا او کرو کنہ جی۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: ہاں، مفتی فضل عفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل عفور: جناب سپیکر، یو ډیر اہم پوائنٹ او ډیرہ اہمہ خبرہ چي بار بار هغه زه په فلور باندي دلته راپورته كوم او ستاسو په وساطت سره نن زه بيا دي حكومت ته هغه خپل پوائنٹ گوش گزار كول غواړم۔ جناب سپیکر، هميشه د پاره په معاشره كېنې چې كله بي اعتدالي شروع شي او كله ظلم شروع شي نو د هغې نه بيا يو طبقه هغه Frustration طرف ته ځي او هغه Extremism طرف ته ځي او هغې سره معاشره كېنې ظاهره خبره ده چې مختلف قسم برائيانې د هغې په Reaction كېنې راتلل دا بيا يو فطرتي عمل دے۔ جناب سپیکر، په دې هاؤس كېنې موجود هر د اسمبلئ غړے داد قدر او د احترام، د احترام د هغې وړ دے كه هغه په اپوزيشن كېنې دے او كه هغه په حكومتي بينچز باندي ناست دے۔ په حكومتي وسائلو كېنې د هرې حلقې برابر حق جوړېږي، مونږ بار بار احتجاج كوؤ خپلو حلقو ته چې كوم په ظلم سره په بي انصافي سره زمونږ حلقو ته فنډ وركولے كيږي۔ دې سره سره جناب سپیکر! يو ډير لوي عجب روایات راروان دي تقريباً د هغې دا كال پوره شو، د كلاس فور نه علاوه چې كوم باقی اپوائنتمنټس د په ميرت كيږي، مونږ هغه Appreciate كوؤ، مونږ هغه Support كوؤ خو چې تر څومره پورې د كلاس فور اپوائنتمنټس دي، پكار دا ده چې په هغې كېنې لوكل خلكو ته ترجيح وركولې شي او اكر چې رولز كېنې خبره نشته دے خو د حكومت ترجمان پخپله باندي په فلور آف دي هاؤس خبره كړې وه چې په دي كېنې به مونږ 'كنسرنډ' ايم پي اے صاحب سره Consultation او د هغوی مشاورت، د هغوی د رائي احترام ساتو۔ جناب سپیکر، زما حلقه كېنې په ډسټرڪټ كونسل كېنې اپوائنتمنټس اوشول، زما په يونين كونسل پاچا كلي كېنې اپوائنتمنټس اوشول، جناب سپیکر! په پبلڪ هيلته كېنې اپوائنتمنټس اوشول، جناب سپیکر! په وائلډ لائف كېنې په ضلعي دفتر كېنې چې زما په حلقه كېنې واقعه دے، په هغې كېنې اپوائنتمنټس اوشول، جناب سپیکر! په ايگريكلچر آفس كېنې چې زما په حلقه كېنې واقعه دے، په كلاس فور باندي اپوائنتمنټس اوشول، جناب سپیکر! په ډسټرڪټ كېنې زمونږ چې كوم ايگريكلچر ريسرچ سنټر دے، د ټولې ضلعي د پاره دے، په هغې كېنې كلاس فور باندي اپوائنتمنټس اوشول، نور چې كوم دے نوروان دي او د هغې د پاره هيډز آف

دیار تمنتیس Pressurize کیبری، بالکل One way traffic روان دے، کم از کم مونبر د خپلی حلقی Representatives یو، کم از کم ز مونبر د مینڈیت احترام پکار دے، بار بار مونبر پہ دے خیرہ باندی چہ کوم دے نو ستاسو پہ وساطت سرہ د حکومت توجہ دے طرف تہ راولی دہ خو پہ ہغی باندی ہیخ قسم خہ دغہ نہ دے شوے، لہذا زہ د دغی ہی انصافی او د دغی ظلم خلاف د دغی ایوان نہ او دغی اسمبلی نہ احتجاجاً واک آؤت کوم۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! یو وضاحت زہ کوم، ہغہ بلہ ورخ۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: ز مونبر تولو سرہ ہم داسی کیبری او زہ ہم پہ دے واک آؤت کوم۔

جناب سپیکر: تاسو لہرہ خیرہ واورئ جی، لہرہ خیرہ، ہغہ بلہ ورخ مونبر پہ دے باندی یو Understanding جوہ کرے دے پارلیمانی لیڈرز سرہ او ہغی باندی ان شاء اللہ تعالیٰ مونبر Implementation کوؤ، دے باندی مونبر یو Understanding جوہ کرے دے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤت کر گئے)

جناب سپیکر: عاطف خان! تہ دا او کرہ، دے باندی مونبر Already یو Understanding جوہ کرے دے، د ہغی Minutes بہ مونبر، د ہغی Minutes بہ مونبر تہول دیار تمنت تہ ایشو کرو۔ پہ دے باندی مونبر Already understanding، خو عاطف خان تہ زہ ریکویسٹ کوم چہ ایم پی اے دغہ د لہرہ اعتماد کبھی واخلی او ہغہ۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کو Minutes جو ہیں، وہ Divide کرنا ممکن نہیں ہے لیکن Verbally، پچھلی گورنمنٹ میں بھی یہی Decide ہوا تھا، پچھلی گورنمنٹ میں بھی یہی Decide ہوا تھا، سی ایم صاحب نے کہا تھا کہ کلاس فور کی (تعییناتی) ہر حلقے کے ایم پی اے کے پاس ہوگی اور اس دفعہ بھی یہی ہو رہا ہے، ڈیپارٹمنٹس Written مانگ رہے ہیں تو میرے خیال میں اگر ڈیپارٹمنٹ والے سی ایم صاحب کے Verbally آرڈر نہیں مانتے تو پھر یہ Minutes کا کیا وہ کریں گے، تو اس سلسلے میں سر! کوئی Strong ایسا وہ کر لیں، لے لیں، تاسو جی خہ وایئ، امتیاز! تہ خہ لہ ولا رہی؟



جناب سپیکر: جی جی، اچھا جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mr. Muzaffar Said, MPA, to please move his call attention notice, lapsed. Madam Zareen Zia, MPA, to please move her call attention notice No. 397, in the House.

محترمہ زرین ریاض: نہیں سر! وہ لوگ تو گئے ہیں، ابھی کیسے کروں سر!

جناب سپیکر: زرین ضیاء، اچھا۔

محترمہ زرین ریاض: جناب سپیکر! ابھی میں ریکویسٹ کروں گی کہ جب یہ سارے لوگ آجائیں تب میں

اپنا کال اٹینشن پیش کروں گی۔

جناب سپیکر: چلو ٹھیک ہے۔

محترمہ زرین ریاض: کیونکہ ابھی تو ہال میں کوئی ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اس طرح کرتے ہیں۔

محترمہ زرین ریاض: نہیں ایسا تو نہیں، اگر آپ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ زرین ریاض: ہا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: و رہہ کرو۔

محترمہ زرین ریاض: ٹھیک ہے، میں پڑھ لیتی ہوں

جناب سپیکر: ایک منٹ۔

محترمہ زرین ریاض: جناب سپیکر! میں پڑھ لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ بالکل پیش کریں، آپ کا لیگل جو ہے وہ ہم کریں گے نا۔

محترمہ زرین ریاض: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ

کہ لکی مروت میں لکی سیمنٹ فیکٹری کئی سالوں سے پراپرٹی ٹیکس جمع نہیں کر رہی جس سے نہ صرف

حکومت کے ذرائع آمدن متاثر ہو رہے ہیں بلکہ ضلع میں عوامی مفاد عامہ کی غرض سے ترقیاتی کام بھی رک گئے ہیں۔ بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، عارف یوسف صاحب۔ اچھا، ہاں طفیل۔

محترم طفیل انجم: شکریہ جناب سپیکر۔ دوئی دا کونسلر دے چہ لکی سیمنٹ فیکٹری پہ پیزو کبھی چہ کوم دہ، ہغہ پراپرتی ٹیکس نہ ادا کوی، دا د-07-01 2011 تہی ایم اے دا Decision اخستے وو چہی دا Rating area دہ، پہ دہی باندہی Urban Immovable Property Tax (UIP) چہی کوم دے نولاگو کبیری خوبیا چونکہ لکی سیمنٹ فیکٹری چہی کوم Owner وو، ہغہ پہ ہائی کورٹ کبھی Writ اوکرو او دہغہی نہ بعد ہغوی دا Decision اوکرو لوکل گورنمنٹ سیکنڈری تہ چہی تاسو خپلہ Decision واخلی۔ دہغہی نہ بعد بیا زمونر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن چہی کومہ سروے اوکرہ، دہغہی ٹیکس، UIP Tax چہی کوم دے نو ہغہ دو کروڑ 92 لاکھ 47 ہزار 333 روپی راتلو، چونکہ بیا New Local Government Act چہی کوم راغے اوس نو سی ایم صاحب ڈائریکٹوز لوکل گورنمنٹ تہ اوکرو چہی تاسو پہ دہی باندہی ایکشن واخلی او دہی Proper مونر تہ Within one week مونر تہ Response راکری، نو ہغہ چونکہ پراسیس کبھی دے، ان شاء اللہ چہی کلہ ہم دغہ لوکل گورنمنٹ دغہ Declare کری نو ان شاء اللہ تعالیٰ مونر بہ د دوئی نہ دا خپل ٹیکس Collect کوؤ ان شاء اللہ۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: میڈم۔

محترمہ زرین ریاض: جناب سپیکر! جیسا کہ طفیل انجم صاحب نے بتایا، جو بات میرے نوٹس میں آئی ہے، یہ بات ان کی صحیح ہے کہ 2011ء کے بعد لکی سیمنٹ فیکٹری کے ذمے جو اس وقت ٹیکس واجب ہے، وہ تقریباً پونے نو کروڑ روپے بن رہا ہے، یعنی آٹھ کروڑ 77 لاکھ اور 43 ہزار روپے جو کہ یہ سیکشن 16 کے اندر Recovery of unpaid Urban Immovable Property Tax 1958 کے تحت dues ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ چیف منسٹر صاحب نے اس میں آرڈرز کئے ہوئے ہیں اور چیف منسٹر صاحب نے یہ جو آرڈرز کئے ہوئے تھے، یہ میرے پاس اس کی کاپی ہے، یہ انہوں نے کیا تھا 12

تاریخ، 12-04-2014 کو اور انہوں نے لکھا ہوا ہے Please expedite as per decision of High Court within one week and report in my office اب آپ اس کو دیکھیں کہ 12-04-2014 کو انہوں نے یہ لیٹر کیا اور انہوں نے One week میں رپورٹ مانگی جبکہ اس کو تقریباً ڈھائی مہینے گزر چکے ہیں تو ابھی اس کے بارے میں مجھے دین کہ کیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب طفیل انجم: د ایم پی اے صاحبہ خبرہ بالکل تھیک دہ، مونبر ہم بیا Further یہ 22-05-2014 باندپی لوکل گورنمنٹ تہ نوٹس خپل ہغہ لیٹر کرے دے چہ تاسو دا Declare کرئ او Clear ئی کرئ مونبر تہ کہ چرہ Incase دغہ Urban Immovable Property Tax پہ دغہ پیزو باندپی لکی سیمنٹ فیکٹری چہ کوم دہ پیزو، پہ دہ باندپی لاگو کیبری چہ پہ ہغہ باندپی مونبرہ عمل درآمد شروع کرو، نو دا خبرہ چہ کوم دہ دہ دہ پیار تمننتو سرہ دغہ دہ، نو چہ کلہ ہم د لوکل گورنمنٹ سیکرٹری د طرف نہ مونبر تہ خہ دغہ راشی یا منسٹر صاحب سرہ بہ دسکس کرو، بی بی بہ ہم کبنینی او مونبر بہ دا خپلو کبنی ان شاء اللہ دغہ کرو، دا د قوم پیسہ دی، دا ٹیکس چہ پرہ لاگو کیبری پہ دغہ خلقو باندپی، دا پہ قوم باندپی لکی، لہذا زہ دا امید دوئ تہ دغہ کوم چہ ان شاء اللہ تعالیٰ کہ ہغہ دا Per annum چہ جو پیری، دا ما تاسو تہ او وئیل چہ دو کرو 92 لاکھ 47 ہزار 733 Per annum جو پیری، کلہ ہم، چہ خومرہ ہم دوئ دہ باندپی د کوم ٹائم نہ تی ایم اے ہغہ Rating area دغہ Declare کرہ دہ، د ہغہ نہ بہ حساب کتاب او کرو ان شاء اللہ او Proper بہ مونبر د ہغہ ٹائم نہ پہ ہغوی باندپی ہغہ ٹیکس لاگو کرو او دا بہ مونبر Collect کرو ان شاء اللہ و تعالیٰ، چہ کلہ ہم، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، میڈم۔

محترمہ زرین ریاض: جناب سپیکر! یہ بات بھی صحیح ہے، اگر آپ کہتے ہیں تو میں وہ لیٹر آپ کو مہیا کردوں گی کہ منسٹر صاحب نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو لیٹر کیا ہوا ہے، وہاں پہ ڈسٹرکٹ کو کہ یہ ٹیکس آپ کے کس زمرے میں آرہا ہے اور آپ اس پہ ہمیں جواب دیں۔ اس کو بھی تقریباً دو مہینے گزر چکے ہیں اور ابھی

تک انہوں نے کوئی بات واضح نہیں کی، لہذا میں یہاں پہ یہی بات کہوں گی کہ اس کیس کو کمیٹی کورلیفر کیا جائے تاکہ جو بھی حقیقت ہے، وہ سامنے آجائے کہ اس پہ کیوں ابھی تک یہ معاملہ لٹکا یا ہوا ہے، اس میں کیا چیزیں Involve ہیں؟ تو میں یہ چاہوں گی کہ یہ کمیٹی کورلیفر کیا جائے۔  
جناب سپیکر: جی، طفیل خان! جلدی۔

جناب طفیل انجم: دا زمونبر خہ اعتراض نشته چہ دا کمیٹی تہ لار شی خو چونکہ خنکہ چہ مونبر تہ دا پتہ اولگی چہ مونبر بہ تی ایم اے چہ مونبر تہ دغہ Rating area declare کری نو د هغہ نہ بعد مونبر دغہ کوؤ، اوس دوئی لہ دا پکار دی چہ زمونبر لوکل گورنمنٹ منسٹر صاحب سرہ، 'کنسرناہ' چہ کوم منسٹر دے، هغوی سرہ دا ڈسکس کری، چونکہ زمونبر خو Implementation دے، Tax collection دے هغہ بہ مونبر کوؤ کہ هغہ هر خنکہ وی، نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بس میں اس کو ابھی ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، کونسپن نمبر کیا ہے، کال اٹینشن نمبر 397۔

محترمہ زرین ریاض: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، بس ہو گیا جی، میں بس، شاہ فرمان خان! ٹھیک ہے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے آب و ہوشی): جناب سپیکر! یہ کال اٹینشن ہے اور اس کے اوپر اگر ڈیٹیل میں Answer آجائے، اگر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی اس کے اوپر وہ آجائے تو پھر اس کے بعد یہ فیصلہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، جی۔

وزیر برائے آب و ہوشی: اس کو پینڈنگ کر دیں۔

جناب سپیکر: اس کو پینڈنگ کرتے ہیں، ٹھیک ہے، ابھی کیا پوزیشن ہے؟ میں پھر یہ دس منٹ کیلئے Adjourn کرتا ہوں کیونکہ ایجنڈا آگے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کاروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: ایک منٹ، اچھا جی، آج دو Topics پہ دسکشن کرنی ہے تو چونکہ آئی جی پی صاحب بھی آئے ہوئے ہیں اور ان کا پورا ڈیپارٹمنٹ، تو پہلے ہم لاء اینڈ آرڈر پہ دسکشن کریں گے، اس کے بعد ہیلتھ پہ دسکشن ہو جائے گی، ٹھیک ہے جی؟

سردار سورن سنگھ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، سردار صاحب۔

سردار سورن سنگھ: جناب سپیکر صاحب! رول 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کر کے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ نے سب کے ساتھ ڈسکس کی کہ نہیں کی؟

سردار سورن سنگھ: جی جی۔

جناب سپیکر: آپ کس ایشو پہ کرنا چاہتے ہیں؟ تھوڑا Explain تو کریں۔

سردار سورن سنگھ: میں نے تقریباً تمام ممبران صاحبان سے جو ہمارے اپوزیشن کے بھی ہیں اور گورنمنٹ کے بھی ہیں، ان سے بھی بات کی ہے اور باقاعدہ سب نے یہاں پہ Sign کئے ہوئے ہیں، قرارداد پہ، تو یہ ایشو جو ہے، یہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے دنوں ہماری جو مذہبی کتاب تھی، ’گرنتھ صاحب‘ سکھوں کی مذہبی کتاب ہے جس کو سندھ کے اندر کچھ ہندو انتہا پسندوں نے اس کی بے حرمتی کی ہے اور یہ اس کی جو بے حرمتی تھی، ایک ٹائم نہیں تھی، دو ٹائم نہیں تھی، تین بار نہیں تھی، چار بار نہیں تھی، پانچ بار نہیں تھی، چھ بار نہیں تھی، سات بار ہوئی ہے اور اس میں باقاعدہ طور پر ایک کمیٹی بنائی گئی تھی، ہماری پاکستان سکھ گوردوارہ پر بندھک کمیٹی کے Under، اس کی Verification کیلئے اس کمیٹی میں پھر ہم لوگ بیٹھے، ہم نے چیف سیکرٹری سندھ کو بھی لکھا، چیف منسٹر صاحب سندھ کو بھی لکھا، آئی جی پی سندھ کو بھی لکھا، اس میں پوری گورنمنٹ بھی Involve ہوئی لیکن وہ جو پہلے دو بار بے حرمتی ہوئی تھی، اس کے بعد لگاتار تیسری چوتھی اور پانچویں بار، جس کے اندر تین بار ان بندوں کے خلاف ایف آئی آر بھی درج ہو چکی ہے اور انہوں نے بے دھڑک ہو کے، بے حرمتی کرنے کے بعد انہوں نے باقاعدہ اس کو فیس بک پر بھی دیا تھا اور پوری

دنیا میں یہ چیز دیکھی گئی ہے، جس کے اوپر پوری دنیا میں سکھوں میں ایک اشتعال پیدا ہوا ہے۔ میں اپنی اسمبلی کی طرف سے آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ ایک قرارداد میں پیش کروں۔

جناب سپیکر: میں اس میں صرف اتنا کہوں گا کہ بریک کے دوران آپ تمام، چونکہ یہ ایک بہت اہم ایشو ہے، اس میں بہتر ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے تمام ارکان ایک متفقہ قرارداد لے آئیں تاکہ وہ۔۔۔۔۔

سردار سورن سنگھ: یہ متفقہ قرارداد ہے سر، یہ سب کے Sign ہوئے ہیں، یہ اپوزیشن لیڈرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے ایک ایک کر کے ملا ہوا ہوں اور سب کے اس کے اوپر Sign ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا جی، اچھا ٹھیک ہے، پھر یہ ایک دوسری بھی قرارداد ہے، اس کو زرین گل باچا صاحب پیش کرنا چاہتے ہیں، مجھے امید ہے انہوں نے بھی یہاں حکومتی بنجوں سے بھی اس میں بات کی ہوگی تاکہ ہم دونوں کو پھر ایک ساتھ لے لیں۔ زرین گل باچا! آپ بیٹھ جائیں، پھر میں دونوں کو نمبر نمبر پر ٹائم دیتا ہوں۔ اچھا موشن، موشن تو کر لیں۔ جی جی۔

سردار سورن سنگھ: پیش کروں۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ Is it the desire of the House that rule 124-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی جی، آپ نے نہیں کہا ہے، بسم اللہ، بسم اللہ۔۔۔۔۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سردار سورن سنگھ: جناب سپیکر صاحب، رول 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Member, to please move his resolution.

## قراردادیں

سردار سورن سنگھ: مشترکہ قرارداد: جناب سپیکر صاحب! صوبہ سندھ میں سکھوں کی مذہبی کتاب 'گرنتھ صاحب مہاراج' کی سات بارے حرمتی کی گئی ہے جس کی وجہ سے پوری دنیا میں سکھ مذہب کی توہین ہوئی ہے جس سے سکھ مذہب کے ماننے والوں میں رنج و غصے کی لہر پائی جاتی ہے جو کہ اشتعال انگیزی کا سبب بن سکتی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ سندھ حکومت ان مجرموں کو گرفتار کر کے سخت سے سخت سزا دے تاکہ سکھ مذہب کی دادرسی ہو سکے اور آئندہ کوئی بھی ایسی شرمناک حرکت نہ کر سکے۔

سر! اس کی ڈیٹیل تو میں نے اس سے پہلے آپ کو بتادی ہے لیکن یہ ہے کہ اس میں ہم نے باقاعدہ طور پر ایک میٹنگ بھی کی ہے، اس میں ہم نے کمیٹیاں بھی بنائی تھیں اور ان کمیٹیوں کو یہ تقریباً چھ سات مہینے سے یہ سلسلہ چلا آ رہا تھا تو اس میں ابھی تک کسی قسم کی کوئی رکاٹ نہیں ہوئی۔ ہماری صرف یہ درخواست ہے کہ جن کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی ہے باقاعدہ طور پر، کم از کم ان لوگوں کو گرفتار کیا جائے اور ہمارا یہ بھی ہے کہ جن مندروں میں 'گرنتھ صاحب مہاراج' جو ہماری مذہبی کتاب ہے، اگر وہاں بھی اس کی Respect اور عزت نہیں کر سکتے تو ہم ان کو کہتے ہیں کہ وہ ہم سکھوں کے حوالے کی جائے، وہ ہماری کتاب ہے، ہم اس کی عزت اور احترام کر سکتے ہیں، ہماری کتاب ہے، ہمارے حوالے کی جائے۔ اگر کوئی اس کا احترام اور عزت کر سکتا ہے تو بیشک اس کو اپنے پاس رکھے، اس کیلئے کوئی روک ٹوک نہیں ہے لیکن بے حرمتی جو ہے وہ انتہائی شرمناک بات ہے اور اس پر میں تمام، اپوزیشن کے جو میرے بھائی ہیں، ہماری گورنمنٹ کے ہیں، ان سب سے میں نے اپیل کی اور میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس قرارداد میں میرے ساتھ اس پر دستخط کئے۔

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.  
(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Zareen Gul Sahib.

جناب زرین گل: دیرہ مننہ محترم سپیکر صاحب۔ رولز خود ما خیال دے Relaxed دی۔

Mr. Speaker: Yes.

جناب زرین گل: چونکہ سال 1991 میں صوبوں کے درمیان Water Accord، پانی کے معاہدے کے تحت خیبر پختونخوا کے حصے میں 8.78 ملین ایکڑ فٹ پانی تفویض کیا گیا تھا جو کہ کل پانی کا چودہ فیصد بنتا ہے جبکہ صوبے میں فی الحال 5.78 ملین ایکڑ فٹ پانی کا استعمال ہو رہا ہے جو کہ 66 فیصد بن رہا ہے جبکہ 34 فیصد پانی جو کہ تین ملین ایکڑ فٹ ہے، جس سے دوسرے صوبے استفادہ حاصل کر رہے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سال 1991 میں صوبوں کے درمیان Water Accord معاہدے کے وقت سے لیکر اب تک 23 سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود رقم کا تعین نہ ہو سکا، لہذا صوبہ خیبر پختونخوا کو اس کا معاوضہ دلایا جائے۔  
جناب سپیکر: یہ Explain کر لیں جی۔

جناب زرین گل: جناب محترم سپیکر صاحب! پہ 1991 کبھی دا Water Accord معاہدہ شوہی وہ، پہ مرکز کبھی پہ ہغہ وخت کبھی د مسلم لیگ حکومت وو، دلته داے این پی او د مسلم لیگ مشترکہ حکومت وو، دا Water Accord معاہدہ چھی او شوہ، د ہغھی پہ حساب مونبر تہ، حالانکہ پکار وہ چھی مونبر تہ ئے زیاتہ حصہ راکرہی وے لیکن مونبر تہ ئے چودہ فیصد دا ابو حصہ راکرہ، چودہ فیصد پہ حساب زمونبر 8.78 ملین ایکڑ فٹ او بہ رسی۔ درہی دیرش کالہ او شوہ او درہی دیرش کالو کبھی او سہ پورہی زمونبر درہی ملین ایکڑ فٹ او بہ کال پہ کال ہغہ زمونبر ضائع کیری او تپوس ئے یو حکومت ہم یو کال ہم نہ دے کرے۔ جناب سپیکر صاحب، زہ حیران دہی خبرہی تہ یم چھی IRSA، د دہی د پارہ IRSA جوہرہ دہ، IRSA کبھی د دہی صوبہی نمائندگی چھی کولہ نو ہغہ ایریگیشن دہی پارٹمنٹ د دہی باقاعدہ نمائندگی کولہ، سیکرٹری ایریگیشن ہغہ د دہی ممبر وو۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر تحریک انصاف ہم خیال گروپ کے اراکین اسمبلی ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)



جناب زرین گل: جناب سپیکر صاحب، اوس تاسو گورئ چي کله دا اوبه چي دي، دا استعمال شوې دي په سنده او په پنجاب کبني، د هغي د لاسه غنم پيدا کيري او په دي صوبه کبني هميشه دا شکايت راخي، هميشه دا شکايت راخي چي پنجاب کله پابندي اولگوي په غنمو نو د افسوس خبره دا ده چي په مونږ باندې چي کوم غنم زمونږ د اوبو نه پيدا کيري، هغي باندې هغوي ته دا حق شته چي هغه پابندي اولگوي او زمونږ چي کومې اوبه استعمال کيري او زمونږ حق دے، هغه مونږ ته تفويض شوے دے، اوسه پورې د هغي معاوضه مونږ ته ملاؤ نه شو۔ د نن نه خو کاله مخکبني د هغي تقريباً اندازه وه چي 71 ارب 50 کروږ روپي جوړيدې، اوس هغه د 100 ارب نه په بره جوړ کيري نو ځکه زه ستاسو په وساطت صوبائي اسمبلي ته دا خواست کوم او حکومت ته چي هغه وفاقي حکومت ته دا ووائي چي د IRSA يو ميټنگ کيردي يا سي سي آئي، کونسل آف کامن انټرسټ، هغي کبني د دا خبره کيبنودې شي، دا کم از کم د 100 ارب روپو اندازه زمونږ دا قرض پاتي دے او دا زمونږ حق دے، نوزه تاسو ته دا وایم چي مهرباني او کړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب، دا راته او وایي چي دي ريزولوشن باندې دستخطي د چا چا دي، سائن؟

جناب زرین گل: دا زه او محمود خان، دا مونږ Jointly په دي باندې دغه کړے وو، زما اسمبلي کونسچن وو، 1777، هغه د 48 د لاندې د بحث د پارہ منظور شوے وو ليکن بيا مونږ اپوزيشن او ټريژري بينچر دا دغه او کړو چي يره دا به مونږ جوائنټ کړو نو دا مونږ جوائنټ کړو، په دي دغه مونږ ټول مشترکه۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب شاه حسين خان: جناب سپیکر! مجھے بھی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اچھا، ابھی میں (شور اور قطع کلامیاں) نہیں جی، Basically یہ آپ، پہلے سے سائن، (قطع کلامی) جی جی، نہیں یہ بتائیں کہ آپ سب نے اس کے ساتھ Consultation کی ہے کہ نہیں کی ہے؟

جناب شاہ حسین خان: ما کرے دے جی، ما حکومت سرہ خبری کپی دی جی۔  
جناب سپیکر: بنہ، بنہ جی۔

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ الائی خوڑڈیم کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جس کیلئے الائی کے عوام نے بڑی قربانیاں دی ہیں، لہذا الائی خوڑڈیم سے الائی اور بنگرام کے عوام کیلئے بجلی دی جائے۔  
جناب سپیکر: اس پر کس کس کے سائن ہیں؟

جناب شاہ حسین خان: جی، دازما دے او تپول ما پہ اعتماد کبھی اخستی دی۔  
جناب سپیکر: جی جی، شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر، اگر اس میں۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: اس ریزولوشن پر حکومت کی طرف سے اس کے اوپر کوئی کنٹنس۔۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: نہیں، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، تھوڑی سی اگر امنٹ منٹ کر لیں کیونکہ خان خوڑڈیم بھی تیار ہے اور چالو بھی ہو چکا ہے اور وہاں سے بجلی بھی شروع ہے لیکن لوکل لوگوں کو وہاں بجلی نہیں دی جا رہی ہے تو اس لئے وہاں پر روز ہڑتالیں ہو رہی ہیں، روز مظاہرے ہو رہے ہیں تو اگر اس قرارداد میں اس کو شامل کیا جائے، خان خوڑڈیم سے بجلی دی جائے، بشام اور اس سے ملحقہ علاقوں کو۔  
جناب سپیکر: جی جی۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر، خان خور ڈیم بشام کبھی دے جی، نو د خان خور ڈیم نہ د بشام لہ ور کپی، د۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں تھوڑی امنٹ منٹ کر لیں، امنٹ منٹ کر لیں تاکہ۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: او جی، د دبیر خور نہ د کوہستان لہ ور کپی او د الائی خور نہ د بنگرام او الائی لہ ور کپی۔

جناب سپیکر: اچھا اس کو پورا Read out کر کے، امنڈمنٹ کر کے Read out کریں تاکہ آپ پیش کر لیں۔

جناب شاہ حسین خان: تھیک دہ، ترمیم سرہ نئے زہ لیکم۔

جناب سپیکر: پھر سے Read out کر لیں، یہ ختم ہو جائے اس کے بعد آپ کو۔۔۔۔۔  
(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شاہ حسین خان: دا بیا اولولم جی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ الائی خوڑ ڈیم، خان خوڑ ڈیم اور دبیر خوڑ ڈیم کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جس کیلئے وہاں کے عوام نے بے بہا قربانیاں دی ہیں، لہذا الائی خوڑ ڈیم سے الائی، بنگرام، دبیر خوڑ ڈیم سے کوہستان اور خان خوڑ ڈیم سے شانگلہ کے عوام کو بجلی دی جائے۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

اچھا، میں ڈسکشن شروع کرتا ہوں، سکندر صاحب! جو ڈسکشن ہے لاء اینڈ آرڈر پر، اس کو پہلے رکھتے ہیں، اس کے بعد ہیلتھ پر کریں گے۔ ایک ٹائم، جی جی میڈم۔

محترمہ نگہت اور کزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اسمبلی کے اس فلور سے نیب کی عدالت کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آج انہوں نے سابق پریزیڈنٹ آصف علی زرداری کو تمام جو مقدمات تھے، ان سے باعزت بری کیا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ آج یہ ثابت ہو گیا ہے کہ آصف علی زرداری پر تمام جتنے بھی مقدمات تھے، وہ Political victimization تھی اور پاکستان پیپلز پارٹی کو Political victimization نشانہ بنایا گیا تھا اور آج باعزت بری ہونے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے وہ تمام کارکن جنہوں نے قربانیاں دی ہیں، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر، میں ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جناب سڪندر خان، جناب سڪندر خان۔

جناب قربان علي خان: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: جی، قربان صاحب، قربان خان کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

جناب خالد خان: قربان کی بات سنیں جی۔

جناب سپيڪر: قربان خان کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

جناب قربان علي خان: دے د مخکبني شي جی۔

جناب سپيڪر: جی، قربان خان۔

جناب قربان علي خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ڊيره مننه سپيڪر صاحب۔ زه معافی غواړم ادریس خان نه، سردار ادریس نه چې ده نه ما نمبر واخستو خودا مسئله چې ده، دا یواځې زما نه ده، دا زمونږ د ټولو د آنریبل ممبرز چې څومره په دې هاؤس کبني ناست دی، دا ټوله د دوی مسئله ده او زه وایم چې دا ټول د دې ځائي بزنس، اسمبلي کبني چې څومره بزنس دے یا هر څه خبرې کوؤ، د ټولو نه ضروری مسئله ده، زه ئے گنرم۔ زه به خپل موقف بنا یم، که تاسو راسره ټول په دیکبني شریک یئ نو Well and good خو ما ته دا خبره ډیره خرابه بنکاری ځکه سپيڪر صاحب! چې زه د داسې پارټي غړے یم چې دې پارټي ته زه راتلم، د ډیرې لويې پارټي نه راغلي ووم۔ دلته یو صدا راغلي وه چې:

صاف چلی شفاف چلی تحریک انصاف چلی۔

یہ وقت نہیں ہے سونے کا یہ وقت نہیں ہے ڈرنے کا

ہم ملک بچانے نکلے ہیں آؤ ہمارے ساتھ چلو۔

او هسې هم ماته خان صاحب هغه خپل منشور کبني اولنې لفظ چې هغه پيش کولو نو هغه وئيل "میں سچ بولونگا"، دا ما مقدمه مخکبني هم کړې وه، نن ئے په فلور هم کوم۔ زه به هغه خبرې کوم چې ما منشور مخې ته څوک راځي نو ما خان صاحب ته هم وئيلي وو، ما وئيل صاحب وه کئے گا، هغه که ستا سي ايم وي که ستا ايډواٹرز وي، که ستا منصب دار وي، که ستا سپيشل اسسټنټس وي که هر يو

وی، سپیکر صاحب! زه هغه منشور سره روان یم، مانه د خلقو ډیر امیدونه دی، د تحریک انصاف نه، او زه غواړم، زمونږ یو د هشتنغر فلاسفر وو، په غنی خان مشهور وو، د هغه کتاب مے کتلو، وئیل ئے بچے دا Wings چې دی کنه Wings، وئیل ئے دا خدائے ماشی ته هم ورکړی وی، دا کارغه ته هم ورکړی وی، دا ټپوس ته هم ورکړی وی او دا باز ته هم ورکړی وی، وئیل کارغه لار شی په ډهیران کببینی او باز لار شی د غرونو سرونو ته لار شی، زه چې کله د دې نه ځم، د هغه خپلو عوامو په عدالت کببې او درپریم نوان شاء الله چې زه وایم چې زه سرخرو یم، زما پارټی د سرخرو وی خو ډیر افسوس دے سپیکر صاحب! په نن ورځ چې زه راپاڅیدم، زه د زړه نه به دا خبرې کوم، کیدے شی Un parliamentary language استعمال شی، د هغې درنه د اول نه معذرت کوم ځکه چې د اجمل خټک خبره، وئیل "خله ماته بڼه ده خو گندلې نشم"، سپیکر صاحب! تاسو چې په کوم چیئر باندې ناست یئ، په دې باندې ډیر لوائے Cross اولگیدو، دا Controversial شوه، نن خو فوج پسې یو خبر اولگیدو، هغه ټول پاکستان په مخه دے نن زما په چیئر باندے داغ اولگیدو او زه وختی راهسې گورم، زما د تحریک انصاف هغه ټول غړی هم ناست دی او اپوزیشن والا هم ناست دی، زه ډیر زیات خفه یم په دې خبره چې انصاف چې مونږ ځان ته وانخلو، دې هاؤس ته وانخلو، تاسو ته ئے وانخلو، مونږ به ئے خاورې بل ته ورکړو؟

(تالیاں) صاحب! زما ډیټی سپیکر Controversial ئے کرو، د هغه تذلیل اوشو، په تی وی باندې دوه ورځې د هغه فوتوان اوچلیدل، زه دې میډیا والا ته هم دا خواست کوم، زما صاحب هم دا وئیلی دی، ماته عمران خان دا منشور بنائے دے چې هر څه به په Performance کیږی، که ما کببې څوک غلط وی، هغه به ځی د دې پارټی نه، نو تاسو هم دا خبره واورئ، زه ډیر افسوس سره وایم، دا ستاسو کار دا خدمت نه دے، دا عبادت دے ځکه چې تاسو اگاهی ورکوئ، تاسو هر شے رااوباسی خو نه په تاسو کببې هم که چرته داغ وی، د هغې به تاسو مخ نیوے نه کوئ، هغه به وایی چې او دا غلطه ده۔ دوه کسان ستاسو هم د میډیا ډیر نجی دغه نه، ماسره ئے نومونه پراته دی، Some thing بنگش دی دواړه او زه ډیر افسوس سره وایم چې هغوی په دیکببې څه کردار وو او زه نن د

خیل حکومت د غرو نه ہم دا تپوس کوم، د کیبنٹ نہ، کہ چیف دے کہ ایڈوائزر دے کہ سپیشل اسسٹنٹ دے، تاسو کبھی دومرہ احساس نشته، ستاسو پہ سپیکر، کسٹوڈین دے ہاؤس باندی دا تہمت لگی، ہغہ خو شریف سرے دے، پہ ہغہ خو ہارت اٹیک راغلو دلته اوئے ژرل، مونرہ ہسپتال تہ یورو، چا خہ او کرل او سہ پورے؟ میڈیکل رپورٹ نشته، Eye witness نشته او تذلیل او شوہر خہ، دا خوبہ سبا یو بنخہ پہ ما پسے راپاخی، پہ ما بہ تور اولگوی او دا ماتہ بنکاری چہ پہ مونرہ بہ کیبری، دا خکہ چہ ما صفا او وئیل نو ما خکہ درتہ د اجمل ختک خبرہ او کرہ چہ خلہ ماتہ بنہ دہ خو گنڈلہ نہ شم، دا خلہ پہ دے نہ چہ کیبری او دا یر خراب، کہ دا سفر داسے روان وی نو د دے نہ بہ خہ بل خہ جو رہ شی۔ زہ احتجاج کوم او دا احتجاج بہ کیدے شی کہ د دے ازالہ اونشوه نو پہ فلور آف دی ہاؤس دا واورے چہ کیدے شی زہ پہ بجت کبھی ہم کبنینم او زہ تاسو تہ ہم دا ریکویسٹ کوم، زہ ستاسو د کرسی سرہ دا جھگرہ کوم او پہ دیکبھی بہ ماسرہ پاخی او زہ دے ہاؤس تہ ہم او تولو تہ دا وایم چہ دا زما جھگرہ نہ دہ، دا زما د ملگرو جھگرہ نہ دہ، دا ستاسو د تولو جھگرہ دہ۔ (تالیاں) زہ خپلی خبری پہ دے ختموم صاحب! تاسو پرے غور او کرے، زما چہ خہ ایزدہ وو، ہغہ مے او وئیل، د زہ خبری مے او وئیل، کیدے شی زہ غلطیم او زہ ہغہ خیل احتجاج دغہ کوم او زہ واک آؤٹ کوم نو کہ تاسو کبھی ماسرہ خوک پاخی، Well enough, I am leaving، خدا حافظ۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: شاہ فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے آب و ہوا): تاسو خبرہ واورے، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ فرمان۔

وزیر برائے آب و ہوا: جناب سپیکر! یہ جو ایشو ہے، یہ واقعتاً سیریس ایشو، سیریس ایشو اس لئے ہے کہ اس کے اندر، جیسے ہی یہ واقعہ ہوا تو سب سے پہلے Normally جو ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے، اس کے اندر Eye witness کا ہونا، اگر Eye witness نہیں ہے تو اس کے بعد Circumstantial evidences

ہوتے ہیں اور یہ اختیار بھی پولیس کے پاس ہوتا ہے کہ وہ Preliminary investigation کرے کہ معاملہ کہاں تک صحیح ہے؟ اب مجھے جو پتہ چلا ہے، اس کا جو میڈیکل ٹیسٹ ہو گیا ہے، وہ بھی نیگیٹو ہے تو ایسا لگتا ہے کہ اگر اس کیس کے اندر حقائق نہیں تھے تو کیا یہ Fraudulent ہے یا Malafide intention کے اوپر Based ہے اور یہ ڈپٹی سپیکر یا کسی اپوزیشن کے ممبر یا گورنمنٹ کے ممبر کی بات نہیں ہے، اس ہاؤس میں جتنے بھی ممبران ہیں، وہ سارے آزیبل ہیں اور ان کی Reputation کو اگر نقصان پہنچتا ہے تو ان کا ایک اپنا استحقاق بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر! کہ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ کل اگر کوئی کسی بھی ممبر کے ساتھ Malafide intention کے اوپر کوئی ایسا کرنا چاہے تو اس کی روک تھام کیلئے یہی ہے کہ اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے، آپ اس کو سپیشل کمیٹی کہہ لیں، آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دیں کہ اس کے اندر جو محرکات ہیں، ایک بات میں ضرور کہنا چاہو گا کہ تحریک انصاف کی اس حکومت میں ہمارے بھائی نے یہ شکوہ کیا کہ ابھی تک کسی نے کچھ نہیں کیا، وہ پروسیجر جناب سپیکر! مکمل کر لیا گیا اور حکومت نے اس کے اندر بالکل Interference نہیں کی لیکن یہ بات، بالکل اس کی Investigation ہونی چاہیے جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: اس میں یہ کہ اس پر ہائی لیول کمیٹی ہو جس میں تمام پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز بیٹھے ہوں تاکہ اس کا صحیح اندازہ ہو جائے اور پتہ چلے کہ مطلب بغیر کسی انفارمیشن کے اور بغیر کسی 'پراپر' ثبوت کے اس قسم کی Political victimization جو ہے ناکسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔-----

وزیر برائے آبوشی: بالکل، جناب سپیکر، جناب سپیکر۔-----

جناب سپیکر: تو چونکہ میں ایڈجرن کرتا ہوں اور آپ سے، جو سینئر ممبرز ہیں، آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان لوگوں کے ساتھ مل لیں، ان کی جو Satisfaction ہے وہ کر لیں اور اس میں یہ Make sure کر لیں کہ اس قسم کا واقعہ کسی بھی صورت میں۔-----

وزیر برائے آبوشی: اگر جناب سپیکر! آپ آرڈر کرتے ہیں کہ پارلیمانی لیڈرز یہ Decide کر لیں اور وہ دیکھ لیں تو اگر آپ رولنگ دیں جناب سپیکر! تو اس کے اوپر Immediately کمیٹی بناتے ہیں اور اس کی بات کرتے ہیں کیونکہ اگر میڈیکل ٹیسٹ نیگیٹو آیا ہے اور Circumstantial evidences

Eye witness نہیں تھے تو اس کے اندر Malafide intentions کا جو بظاہر نظر آتا ہے، اس کا

-----

جناب سپیکر: میں، بلکہ بریک بھی دیتا ہوں اور آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرے چیمبر میں آجائیں۔  
وزیر برائے آئین: جی۔

جناب سپیکر: بریک۔ (مداخلت) بریک کے بعد باتیں کریں گے۔

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ابھی اسمبلی کے فلور پر، سردار صاحب! چونکہ یہ جو ایٹھ اس کو ڈسکس کرتے ہیں، وہ آپ کو میں Next step پر پورا ٹائم دے دوں گا۔ جی جی، ہاں سردار صاحب۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! جیسا کہ ایک دو دفعہ یہاں پر کال اٹینشن نوٹسز بھی ہوئے اور آپ بھی اس بات سے آگاہ ہیں جو باڑیاں سے لیکر ایٹ آباد تک Encroachments ہٹانے کے حوالے سے یہاں پر بھی بات ہوئی ہے اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں علاقے کے تمام دکانداروں کو، ان تمام لوگوں کو جنہوں نے از خود وہاں پر Encroachments ہٹائی ہیں اور اس وقت پورا اگلیات، مشتاق غنی صاحب بھی کل وہاں سے ہو کے گئے ہیں، پورا اگلیات ایک کھنڈرات کی شکل پر پیش کر رہا ہے، میں نہ صرف اپنے علاقے کے لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں بلکہ حکومت سے میری درخواست بھی ہے آپ کے حوالے سے، وساطت سے میں عرض کروں گا کہ لوگوں کو، میری چیف منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی ہے، وہ بھی اس بات پر Agree ہیں کہ لوگوں کو بھی Compensation دینے کی ضرورت ہے، وہ از خود وہاں پر دوبارہ وہ بلڈنگز، ان پر اتنے پیسے ان کے خرچ ہونگے کہ دوبارہ از خود وہ نہیں بنا سکیں گے اور یہ ان بلڈنگز کی بات کر رہا ہوں کہ جو نقشے پر بنی ہیں اور جو ان کی ذاتی ملکیت تھیں یا جو جی ڈی اے سے انہوں نے لیز پر لی ہوئی تھیں اور چونکہ روڈ کو انہوں نے Extend کرنا تھا تو اس وجہ سے روڈ اب وہاں پر 45/44 فٹ روڈ Extend ہوا ہے تقریباً تمام بازاروں سے، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ وہاں پر ان لوگوں کو



Chief Minister has very kindly agreed to اور دی جائے Compensation  
 compensate all those people، ایک تو یہ بات کرنی تھی۔ جناب عالی! دوسری بات میں نے یہ  
 کرنی تھی کہ وہاں پر جو شروع میں جو کے پی ایچ اے جو پرائونٹل ہائی وے اتھارٹی ہے، وہ یہ روڈ 66 فٹ تک  
 کر رہے تھے، پھر ہم بیٹھے چیف منسٹر صاحب کے ساتھ، ہمارے بورڈ آف اتھارٹی کی میٹنگ ہوئی جی ڈی اے  
 کی، اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ روڈ 46 فٹ ہوگا اور تمام بازاروں سے 46 فٹ روڈ کو چھوڑ کے باقی  
 Encroachment ہٹادی گئی ہیں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے، اسی وجہ سے میں  
 رول 67 کے تحت Personal explanation پر یہاں پر آپ کے سامنے بات کر رہا ہوں کہ وہاں پر  
 ڈپٹی سپیکر اور ہمارے دوسرے لوگ انہوں نے کہا کہ یہ گورنمنٹ سے ہم نے یہ کروا دیا ہے اور یہ اس پر  
 پرائونٹل گورنمنٹ نے یہ کر دیا اور یہ ان لوگوں کے ساتھ ظلم کر دیا اور فلاں کر دیا، میں یہ بات عرض کرنا  
 چاہ رہا ہوں کہ یہ میں چیف منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے لوگوں کی مشکلات کے پیش نظر روڈ  
 66 سے لے کے 45 کا کیا ہے اور اس میں ہماری بہن یہاں پر آمنہ بھی شاید بیٹھی ہیں، آمنہ سردار، وہ بیٹھی  
 نہیں ہیں اور اس پر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہاں پر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! مختصر کریں۔

سردار محمد ادریس: بلاسود، ایک سیکنڈ میں آخری بات کر رہا ہوں، یا تو ان کو بلاسود قرضہ دیا جائے یا اتنا  
 Compensate کیا جائے تاکہ وہ دوبارہ وہ بحال ہو سکیں۔ تیسری بات میں یہ کر رہا تھا کہ میں چیف منسٹر  
 صاحب کا شکر گزار ہوں، انہوں نے فوری طور پر اس کو Rehabilitation کیلئے 70 کروڑ روپے انہوں  
 نے ریلیز کر دیئے ہیں، تو یہ میں اپنے پریس کے ساتھیوں کو بھی اور آپ کے حوالے سے آپ کی وساطت  
 سے میں یہ بات کر رہا تھا، آپ کا بہت بہت شکریہ لیکن آخری بات میں آپ سے یہ عرض کرونگا کہ میں نے  
 دو تین، میں نے دو تین باتیں کرنی تھیں، آج میں دو تین چار دفعہ اٹھا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔

سردار محمد ادریس: میں صرف اتنا کہ حد سے زیادہ، آخری شعر ایک عرض کروں آپ کے کہ "حد سے  
 زیادہ جو روستم"۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ جی، شکریہ جی۔ آج تھوڑے وقت پہلے قربان خان نے ایک بات رکھی ہے اور اس کے بعد شاہ فرمان صاحب نے بھی اس میں ایک تجویز دی کہ اس الیٹوپر 'پراپر' ایک کمیٹی بنائی جائے تو اس کو سامنے رکھتے ہوئے میں ایک کمیٹی اناؤنس کرتا ہوں اور جس کو میں خود چیئر کروں گا اور آئندہ چار تاریخ کو اس کارٹیگولر ہم اجلاس بلائیں گے تاکہ اس کی صحیح تحقیق ہو جائے کہ اس کی کیا سیچویشن ہے؟ تو اس میں سکندر خان شیرپاؤ صاحب، سردار حسین بابک صاحب، محمد علی شاہ باچا، ارباب اکبر حیات، مفتی سید جانان، شاہ فرمان صاحب، قلندر لودھی صاحب، عبدالمنعم، عنایت اللہ صاحب، مظفر سید صاحب، شاہ محمد خان، زاہد درانی، یہ ان سب کی ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور یہ اس کی ڈیٹیل کر لیں گے۔ میں اجلاس کو نہیں، پرسوں، صبا نہ بلہ ورخ،

The sitting is adjourn till 2:00 pm of Friday afternoon, sorry 03:00 pm, 03:00 pm.

---

(اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 30 مئی 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)